REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
REGD. NO. P/GDP 3.
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۱

شمارہ ۱۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۵۲ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN- 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ ؍امان (مارچ) ۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لاہور سے تشریف لانے والے بعض مہمانان کرام کی زبانی یہ اطلاع ملی ہے کہ:-

"حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا آسمانی آقا اپنے فضل اور تائید خاص سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہر آن صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۹ ؍امان (مارچ) ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ ۞

...MASIH QADIAN-143516 ... Gurdaspur, Punjab. India.

۶؍ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ | یکم شہادت ۱۳۶۱ ہش | یکم اپریل ۱۹۸۲ء

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت انعقاد

حضور علیہ السلام کی سیرت طیبہ، مقصد بعثت اور کارہائے نمایاں کا ایمان افروز تذکرہ

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قادیان ۲۳ ؍امان (مارچ) ۔ آج مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعودؑ نہایت ہی پُر وقار ماحول میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ اور مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل منظوم کلام ؎

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر محترم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز آیت قرآنی "ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ" سے کرتے ہوئے دورِ اول میں مسلمانوں کے عروج اور پھر ان کے زوال کا ذکر کیا۔ پھر آپ نے ان پیشگوئیوں کا بھی ذکر فرمایا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بیان فرمائی تھیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد "یُحْیِی الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَةَ" یعنی احیائے دین اور اقامت شریعت تھا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی اس مہم میں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں رکھی گئی ہے ہمیں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اس کے لئے (۱) اس علمِ کلام کا مطالعہ ضروری ہے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھوڑا ہے۔ (۲) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تمام تحریکات میں خوشدلی سے حصہ لینا چاہیئے۔ اور (۳) نیکیوں کے قیام میں ہمیں اپنا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

محترم مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مکرم اعجاز احمد صاحب باجوہ آف پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

دوسری تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے "مذہبی دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رونما ہونے والا عظیم روحانی انقلاب" کے عنوان سے فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں آیتِ ربانی "ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ...... وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ" کی تلاوت کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر کیا۔ ایک اُمیّین میں دوسری آخرین میں۔ آخرین میں بعثت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بخاری شریف کی اس حدیث کی طرف اشارہ کیا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے گا تو ان کی قوم میں سے ایک شخص اسے دوبارہ واپس لے آئے گا۔

مذہبی دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "براہین احمدیہ" کا ذکر کیا۔ دوسرے نمبر پر اس مضمون کا ذکر کیا جو کہ ۱۸۹۶ء میں جلسہ اعظم مذاہب میں پڑھا گیا۔ اور جس کے متعلق حضور علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ "مضمون بالا رہا"۔ تیسرے نمبر پر آپ نے اس عظیم روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔ جو کہ "وفاتِ مسیح" کے رنگ میں آپ نے مسیحی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور جس کے ذریعہ آپؑ نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی تھی۔

اس تقریر کے بعد مکرم ریحان احمد صاحب نے

(باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم شہادت ۱۳۶۱ ہش

پاسباں مل گئے کعبے کو۔۔۔!

اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران اور سورۃ التوبہ میں مسلمانوں کو یہ تاکید فرمائی ہے کہ تم میں ہمیشہ علماء حق کی ایک ایسی پاکباز اور روحانی جماعت موجود رہنی چاہیئے جو ایک طرف غیر مذہب والوں کو اسلام کی دعوت دیتی رہے تو دوسری طرف خود مسلمانوں کی تربیت و اصلاح کے پیشِ نظر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ بجالاتی رہے۔

اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان تاکیدی ارشادات کی روشنی میں قرونِ اولیٰ کے مسلمان بزرگانِ دین اور علماء ربانی اقتدار و اہتمام کی سیاست سے کنارہ کش رہ کر ہمیشہ اپنے اپنے جلیل القدر دینی مشاغل میں مصروف رہے۔ حتیٰ کہ اشاعتِ حق اور تقویتِ اسلام کے لئے انہوں نے اپنی جان، مال اور عزت کی قربانی دینے سے بھی کبھی دریغ نہیں کیا۔ مثلاً حضرت امام ابو حنیفہؒ نے خلیفہ وقت کے اصرار کے باوجود عہدۂ قضا قبول کرنے سے انکار کیا۔ حضرت امام غزالیؒ نے بغداد کی نظامیہ یونیورسٹی کی پرنسپلی اور شہر قاضی کے عہدہ کو خیر باد کہہ کر دمشق کی مسجد میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ حضرت مولانا رومؒ کے والد ماجد حضرت شیخ بہاء الدینؒ نے شاہ خوارزم کی طرف سے سرکاری خزانہ کے اہتمام و انصرام کی پیشکش کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے والیٔ ایشیائے کوچک شاہ عز الدین کیکاؤس کے منظورِ نظر ہونے کے باوجود بھی کسی دُنیوی عُہدہ کی طمع نہیں کی۔ حضرت شیخ احمد سرہندیؒ نے شہنشاہ جہانگیر کے عہد میں نہ تو کبھی ملکی سیاست میں دخل دیا۔ اور نہ ہی کسی عُہدہ و منصب کے حصول کی خواہش کی۔ حضرت داتا گنج بخشؒ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اپنے لئے حکامِ وقت کے دلوں میں گہری عقیدت اور احترام رکھنے کے باوصف درباری عُہدوں سے دُور دُور رہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ زندگی بھر دنیا و مافیہا سے بے نیاز رہ کر ہمیشہ خدمت و اشاعتِ دین میں مگن رہے۔ الغرض اسلامی تاریخ اس قسم کی بے شمار ایمان افروز مثالوں سے بھری ہوئی ہے کہ ہمارے یہ تمام بزرگان و ائمہ سلف جن کی بے غرضانہ مساعی اور انفاسِ متبرکہ کے نتیجہ میں اسلام کا نُور دُنیا کے دُور دراز علاقوں میں پھیلا ہمیشہ اقتدار و اہتمام کی کشمکش سے بیزار و متنفر رہے۔ اور انہوں نے اپنی تمام خداداد صلاحیتیں پُرامن طریقوں سے اشاعتِ دین میں صرف کیں۔

یہ تو تھی اُن اکابر علماء اور بزرگانِ سلف کی بات جنہوں نے اپنے بے پناہ زُہد و خشیت، علم و حکمت اور پاکیزہ عملی نمونہ سے ہمیں اخلاص و للّٰہیت اور تواضع و بے نفسی کا ایک عظیم درس دیا تھا۔ اس کے بالمقابل ذرا آج کے ان علماء دین پر بھی نظر ڈالیے جن کی اکثریت مسجدوں کی امامت، دینی مدرسوں کے اہتمام حتیٰ کہ معمولی معمولی دنیوی عہدوں پر بھی اس طرح ٹوٹی پڑ رہی ہے جس طرح گِدھ مُردار پر گرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی بیشتر مساجد اور مدارس اکھاڑے ہی نہیں بلکہ میدانِ کارزار کی صُورت اختیار کر چکے ہیں۔ جس کی تازہ ترین اور انتہائی افسوسناک مثال دارالعلوم دیوبند کا وہ قضیۂ نامرضیہ ہے جس کا آغاز آج سے ٹھیک دو سال قبل یعنی مارچ ۱۹۸۰ء میں جشنِ صد سالہ کے ساتھ ہُوا تھا۔ تب سے اب تک علماء دین کی باہمی مخاصمت اور ہوسِ اقتدار کے نتیجہ میں مسلمانانِ ہند کی اس مادرِ علمی نے کیسے کیسے بھیانک اور رُوح فرسا انقلاب دیکھے۔؟ فی الوقت ہمیں ان کی تفصیل اور گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں۔ مختصر یہ کہ جب تک یہ دینی درس گاہ محض زکوٰۃ و عُشر، قربانی کی کھالوں اور اہلِ خیر کے صدقات و عطیات کی مرہونِ منت رہی، کسی نے اس کی طرف ٹیڑھی نظر سے بھی نہیں دیکھا۔ مگر جونہی جشن صد سالہ کے نتیجہ میں اس پر دولت و اکرام کی موسلا دھار بارش ہوئی تا آنکہ تیس لاکھ روپے کے سالانہ بجٹ آمد و خرچ کے علاوہ بینکوں میں اس کا ستر لاکھ روپیہ کا فاضل سرمایہ بھی جمع ہوگیا تو ہر کوئی اسے سونے کے انڈے دینے والی مُرغی تصور کرنے لگا۔ ظاہر ہے کہ جب ایسی قیمتی مُرغی دو مُلّاؤں کے بیچ آجائے تو اس کا حرام ہونا لازمی ہے۔ اس تشویشناک صُورتِ حال نے گذشتہ دو سالوں کے دَوران علماء کو بھی کسی کروٹ چین نہیں لینے دیا۔ ہر فریق اُس پر اپنا حقِ ملکیت ثابت کرنے کے لئے مختلف قسم کے قانونی و غیر قانونی داؤ پیچ کھیلنے لگا۔ ایک نے تنظیم فضلاء دارالعلوم کے متوازی مؤتمر ابنائے قدیم دارالعلوم قائم کی۔ تو دوسرے نے دارالعلوم کی ہیئتِ حاکمہ مجلسِ شوریٰ کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر دیا۔ پھر کیا تھا۔۔۔؟ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اساتذہ کی طرح ہونہار طلباء بھی دو متحارب گروہوں میں تقسیم ہو کر میدانِ جنگ میں کُود پڑے۔ جس کے نتیجہ میں تشدّد، توڑ پھوڑ، تخریبی کاری، ہنگامہ آرائی، جلسوں، جلوسوں، مظاہروں، اخباری بیانات اور پوسٹروں کے ذریعہ کردار کُشی کی انتہائی مکروہ اور گھناؤنی مُہم زور پکڑتی چلی گئی۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں درس و تدریس فرصت بھلا کیسے ملنے لگی۔ نتیجۃً یہ درس گاہ ۲۰ رنومبر ۱۹۸۱ء کو غیر معین عرصہ کے لئے بند ہوگئی۔ طلباء جن کی اکثریت تشدد و انتہا پسند تھی مہاجرین کی طرح عارضی کیمپ میں مقیم ہو گئے۔ اسی دَوران مہتمم صاحب دارالعلوم نے مجلسِ شوریٰ کو اہتمام دینے اختیار تو مجلسِ شوریٰ نے اپنے تھمنڈ نے اعلان کیا انہیں عہدۂ اہتمام سے بیدخلی کرکے مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب کو نیا مہتمم نامزد کر دیا۔ اس طرح حصولِ اقتدار کی کشمکش کا یہ گھناؤنا کھیل کشاں کشاں اپنے اختتام کو ۔۔ نہیں، بلکہ اس نئے موڑ پر جا پہنچا جس کی تفصیل اخبارات میں کچھ اس طور سے آئی ہے ۲۲،۲۳ مارچ کی درمیانی شب بوقت تین بجے جبکہ زور دار بارش میں ڈیوٹی پر مامور پولیس کے آدمی آس پاس پناہ لئے ہوئے تھے، عارضی کیمپ میں مقیم قریباً اڑھائی سو طلباء اور باہر کے لوگوں نے جو لاٹھیوں اور دیگر اسلحہ جات نیز گیس کے بموں سے مسلح تھے ایک منظم منصوبہ بند پروگرام کے تحت دربانوں پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں دونوں طرف سے کچھ لوگ بُری طرح زخمی ہوئے۔ حملہ کے معاً بعد عارضی کیمپ کے باقی تمام طلباء بھی دارالعلوم کے احاطہ میں داخل ہو گئے۔ اور قاری محمد طیب صاحب کی جگہ مولانا مرغوب الرحمٰن نے وائس چانسلر اور مہتمم دارالعلوم کے عُہدے کا چارج سنبھال لیا۔ نظم و نسق کی اس تبدیلی کی وجہ سے قصبہ دیوبند میں زبردست تناؤ اور کشیدگی پائی جاتی ہے۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۳ پر)

حوالات کی رات — ۱۰ اور ۱۱ دسمبر ۱۹۸۱ء

کیا بتائیں تمہیں کیسی تھی حوالات کی رات
اپنے ناکردہ گُناہوں کی مکافات کی رات
تھی بظاہر تو وہ ناگفتہ بہ حالات کی رات
درحقیقت تھی مگر ذکر و عبادات کی رات
در و دیوار پہ دہشت تھی مسلط ہر سُو
گویا اپنی تھی مثال آپ وہ ظلمات کی رات
کیا کہیں کتنی مکدّر تھی عفونت سے فضا
ہم نے ایسی کبھی دیکھی نہ تھی آفات کی رات
ایسے لگتا تھا کوئی اور ہی دُنیا ہے وُہ
اور نہیں رات وہ اِس ارض و سماوات کی رات
ذکر ہے یہ شبِ غلمانِ غلام احمدؑ کا
مت سمجھ لینا اسے رندِ خرابات کی رات
تھی وہ ہم جیسے گنہگاروں کی بخشش کے لئے
ربِّ غفّار کی جانب سے مدارات کی رات
اُس کے احسان کہاں، ہم سے خطاکار کہاں
مِل گئی مُفت میں اَلطاف و عنایات کی رات
عشق کے ماروں نے ناکردہ گُناہوں کے طفیل
یوں نہ دیکھی تھی کبھی رمز و کنایات کی رات
کیا بتائیں تمہیں اَے میرے عزیزانِ وطن!
کِتنی پُر کیف تھی وہ تلخیٔ حالات کی رات
یُوں تو پہلے بھی کئی گذری ہیں ایسی راتیں
بُھول سکتی نہیں لیکن وُہ مُناجات کی رات
بے قصُوروں کی خُداوندِ دو عالم کے حضُور
اِلتجاؤں کی، دُعاؤں کی، تحیّات کی رات
بُھول کر بھی یہ خیال آیا نہ تھا دِل میں کبھی
ہوگا حاصل یہ شرف ہم کو بھی اِک رات کی رات
آسماں اور زمیں میں ہیں نہاں کتنے نِشاں
دِن ہے اِک مُعجزہ اور رات ہے آیات کی رات
ہر نیا روز خُدا کی ہے خُدائی کی دلیل
ہر نئی رات بھی ہے اُس کے نشانات کی رات
دے گئی درس جو تسلیم و رضا کا صِدّیقؔ
کیوں نہ ہمدم کہیں ہم اُس کو عنایات کی رات

(محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

عرب گھوڑے پالیں اور اس کی افزائش نسل کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں!

عربی گھوڑوں کے جسموں اور خون میں برکت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کے ذریعہ پہنچی ہے

چونکہ گھوڑوں کی اس نسل کو حضور کا بہت پیار ملا تھا اس لئے یہ برکتوں سے بھری ہوئی ہے

آٹھویں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

ربوہ ۔ ۱۰ امان (مارچ) سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو تلقین فرمائی ہے کہ عرب گھوڑے پالیں اور ان کی افزائش نسل کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں۔ حضور نے عربی گھوڑے کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نسل کے جسم اور خون میں جو برکت ہے وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے پہنچی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج یہاں ایوانِ محمود میں آٹھویں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب سے خطاب فرما رہے تھے۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ بارش ہماری زندگی کا ضروری اور لازمی حصہ ہے۔ ایک وقت تھا جب نہ اُمتِ مسلمہ کا کوئی فرد بارش کی پرواہ کرتا تھا۔ اور نہ اس کا گھوڑا۔ اب یہ کمزوری پیدا ہوگئی ہے کہ گھوڑا تو پرواہ نہیں کرتا مگر انسان کر رہا ہے

حضور نے فرمایا کہ اس بات کے پیشِ نظر میں نے ایک نئی تجویز یہ سوچی ہے کہ ایک اضافی مقابلہ برسات کے دنوں میں موسلا دھار بارش کے دوران کروایا جائے گا۔ تاکہ گھوڑے اور انسانوں کو پرکھا جا سکے۔ حضور نے فرمایا، گھوڑا تو اس کی پرواہ نہیں کرے گا۔ مگر انسانوں کو ایسا لباس پہننا پڑے گا کہ وہ گرمی، سردی، بہار، خزاں ہر موسم میں بارش کے وقت گھوڑے پر سواری کر سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی تربیت کے بلند معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری تاریخ میں ایک واقعہ یہ بھی نظر آتا ہے کہ ایک گھوڑی اپنی پیٹھ پر ایک سوار کو بٹھائے ۱۷۵ میل تک بغیر کچھ کھائے پیئے دوڑتی چلی گئی۔ اپنے آقا کی عزت کو بچانے کے لئے۔ (اس دوران حضور نے ایک ناگوار واقعہ پر بعض لوگوں کو سرزنش بھی فرمائی)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عرب گھوڑے کی بعض اور خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک تاریخی واقعہ کا حوالہ دیا اور فرمایا کہ ایک عرب گھوڑا ۹۵ میل تک پہاڑی علاقے میں مسلسل دوڑتا رہا۔ تاکہ جلد سے جلد نپولین کو فرانس کی فتح کی خوشخبری سنائی جا سکے۔ فرانسیسی سوار جب یہ پیغام لے کر پہنچا اور گھوڑے سے اتر کر متعلقہ افسر کو پیغام تھمایا تو اسی وقت ضعف کے مارے گر کر مر گیا۔ اور اس کا گھوڑا اس وقت بھی اپنا پاؤں زمین پر مار رہا تھا کہ مجھے ابھی اور چلاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اُمتِ مسلمہ کے لئے گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک برکت بخشی گئی ہے۔ یہ جو عرب گھوڑے ہیں جن میں عرب خون ہوتا ہے اُن کے جسموں میں اور اُن کے خون میں یہ برکت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کے ذریعہ پہنچی ہے۔ ایک صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دیکھا کہ نبی کریمؐ اپنے گھوڑے کی مالش اپنے ہاتھ سے کر رہے ہیں۔ جاں نثار صحابہؓ یہ دیکھ کر آگے بڑھے کہ حضورؐ خود یہ کام نہ کریں اور ہمیں یہ خدمت انجام دینے کی عزت بخشیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل گھوڑوں کی نگہداشت میں کچھ کمی رہ گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے اس لئے میں اپنے ہاتھ سے گھوڑے کی مالش کر رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گھوڑوں کی جس نسل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر پیار ملا ہے وہ برکتوں سے بھری ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انسان کی بعض کمزوریاں کی گھوڑا اصلاح کرتا ہے۔ عرب گھوڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ برکت کے طفیل اپنے اندر غیر معمولی صفات رکھتا ہے۔ عرب گھوڑے میں آپس میں دشمنی بالکل نہیں ویسے بھی گھوڑے سے عام طور پر نہیں ... حضور نے فرمایا کہ ... یہ بڑھا ہے کہ میدان جنگ میں ایک اسپ ابلق گھوڑا بھاگتا ہوا آیا اور پچھلا تنگ ... کر لڑائی میں شامل ہو گیا ... سواروں کے نر گھوڑے اور ... گھوڑیاں باہم پاس پاس کھڑی رہیں۔ جانور ہونے کے باوجود اُن سے کوئی نازیبا حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ جو چیز انسان بھول گیا، عرب گھوڑے نے اُسے یاد کرا دی۔

حضور نے عربی گھوڑے پالنے اور عربی گھوڑوں سے مزید نسل حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ اس نسل کے گھوڑے ہوں۔ جس نسل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برکت پائی ہے۔

حضور نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ نوجوانوں کو موسلا دھار بارش میں بھی گھوڑوں پر سواری کرنے کا عادی بنائیں۔ حضور نے تجویز فرمایا کہ مثلاً مانگٹ سے دو تین گھوڑ سوار روانہ ہوں۔ اور پچاس میل دور کسی گاؤں جائیں۔ اسی طرح اور جگہ والے موسلا دھار بارش میں کسی اور طرف نکلیں۔ حضور نے فرمایا بارش کچھ نہیں کہتی۔ یہ محض دل کا وہم ہے۔ اور یہ وہم جماعت احمدیہ نے دور کیا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے دورہ مغرب ۱۹۸۰ء کا ذکر کرتے ہوئے غانا کے ایک واقعے کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ آٹھ دس ہزار آدمی میری تقریر سننے کے انتظار میں تھے۔ سرد ہوا چل رہی تھی۔ اُوپر سے بارش شروع ہوگئی۔ اور ایسے میں کسی کو نمونیہ ہو جانے کا خطرہ محسوس نہیں ہوا۔ کوئی مرد یا کوئی عورت اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ اور اُن کی یہ حالت دیکھ کر میں بھی مائیک ہاتھ میں پکڑ کر شامیانے سے باہر نکل آیا۔ اس موقع پر حضور نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور کا ایک واقعہ سُنایا کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے آخری دِن بڑی تیز بارش آگئی۔ حضرت مصلح موعودؓ تقریر فرماتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس وقت پنڈال سے باہر نکل کر سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور میرے ساتھ ایک اور دوست میجر حبیب اللہ صاحب بھی کھڑے ہو گئے۔ اور میں سارا وقت بارش میں بھیگتا رہا۔ اور وہاں کھڑا رہا تاکہ اپنے ... دوستوں کو بتا سکوں کہ میں بھی کھڑا ہوں بارش ... تم بھی کھڑے رہو۔

حضور نے آخر میں فرمایا کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کا اور خلافت کا ... سمجھنے کی توفیق دے۔ اگر خلیفہ وقت انتہائی پیار کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ شوخیاں کرنے لگو۔ مجھ میں جتنی طاقت پیار کرنے کی ہے اتنی ہی طاقت اصلاحی سختی کرنے کی بھی ہے۔ ... کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور ... ہی ہونا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف ... چاہیئے۔ اور یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم کہاں تھے۔ اور وہ ہمیں اُٹھا کر کہاں سے کہاں لے گیا۔

حضور نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ کے فضل اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اس کے شکر گزار اور مطیع ہوں۔ ناشکرے اور اس کی جماعت سے نکلنے والے نہ ہوں۔ اور جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد سے آج تک اللہ تعالیٰ ہم پر اس بارش سے بھی زیادہ تیز بارش اپنے فضلوں کی کرتا رہا ہے آئندہ اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ اپنے فضلوں کی بارش وہ ہم پر نازل کرتا رہے۔ اور ہم کبھی بھی اس کے غصے کو حاصل کرنے والے نہ ہوں۔ بلکہ ہمیشہ اس کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین!

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُعا کروائی۔ بعد ازاں حضور نے جملہ احباب کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ کھانے کے اختتام پر حضور نے پھر دُعا کروائی۔ اور اس طرح یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۷ مارچ ۱۹۸۲ء)

پاسباں مل گئے کعبے کو ۔۔۔! بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

... سابق مہتمم قاری محمد طیب صاحب نے ۱۷ افراد کے خلاف زیرِ دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند مقدمہ دائر کر دیا ہے ۔۔۔ دارالعلوم دیو بند کی یہ مختصر سی ۱۱۵ سالہ تاریخ یہاں درج کرنے سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانانِ ہند بذاتِ خود بزرگان و علماء سلف کے زہد و تقویٰ، خشیت و ایثار کی میزان میں موجودہ علماء کی ہوسِ اقتدار، انتشار، تخریب کاری اور ذاتی تعصبات کو بھی تولیں اور پھر خدا لگتی کہیں کہ ان علماء نے ماضی میں بھی اس سے بڑھ کر اور کونسا اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے؟ اور یہ کہ ان کے ہونہار شاگردوں سے آئندہ علمی میدان میں قوم و ملت کی کتنی شاندار خدمات کی توقع رکھی جا سکتی ہے ۔۔۔؟؟

خورشید احمد انور

فضیلتِ نبوی!

از مکرم سید عبد العزیز صاحب۔ نیوجرسی۔ امریکہ

فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَ وَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا وَّ اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ ۔

ترجمہ:۔ مجھے تمام انبیاء سابقین پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی۔ مجھے جوامع الکلم عطا ہوئے۔ میری مدد مجھے رُعب عطا کرکے ہوئی۔ مالِ غنیمت میری شریعت میں حلال کیا گیا۔ میرے لئے ساری زمین مسجد اور سامانِ تیمم بنائی گئی۔ میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ اور تمام سابقہ انبیاء نے میرے ذریعہ تصدیق پائی۔

اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چھ ایسی وجوہات بیان کی ہیں جن کی وجہ سے آپ کو انبیاءِ سابقین پر فضیلت حاصل ہے۔ الانبیاء سے یہاں مراد گزشتہ انبیاء ہیں۔ فُضِّلْتُ کا فعل ماضی اس پر قرینہ ہے۔ نیز پہلی پانچ وجوہات جو فضیلت کے متعلق بیان ہوئی ہیں وہ انبیائے سابقین سے تعلق رکھتی ہیں ــ!!

چھٹی وجہِ فضیلت (خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ) بھی انبیائے سابقین سے تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ ربطِ کلام اس کا مقتضی ہے۔ دُوسرا ثبوت یہ ہے کہ بِسِتٍّ کے بعد جو جملے ہیں وہ اس کی صفت ہیں۔ اور بِسِتٍّ موصوف۔ یہ صفت اور موصوف، فعل (فُضِّلْتُ) کے متعلقات ہیں۔ پس النَّبِيُّوْنَ سے مراد گزشتہ انبیاء ہیں۔

دُوسری حدیث:۔

مَثَلِيْ وَ مَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَ اَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ۔ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَ يَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ۔

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اور اس کو بہت آراستہ پیراستہ کیا۔ مگر اس کے گوشوں میں سے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی۔ پس لوگ اُسے دیکھتے اور خوش ہوتے۔ اور کہتے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ آپ نے فرمایا، میں وہ اینٹ ہوں اور خاتم النبیین ہوں۔

اس حدیث میں بھی پہلی حدیث کی طرح آنحضرت صلعم کی فضیلت کا ذکر ہے۔ یہاں فضیلت تمثیلی رنگ میں بیان ہوئی ہے۔ مثلی و مثل الانبیاء کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں۔ دونوں حدیثوں کے ابتداء میں انبیاء سابقین کا ذکر ہے۔ ایک حدیث کے آخر میں ختم بی النبیون۔ اور دوسری کے آخر میں انا خاتم النبیین کے الفاظ ہیں۔ دونوں حدیثوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔ دونوں کا مفہوم بھی ایک ہی ہے ــ!!

محل کی تکمیل

تمام انبیاء سابقین کی بدولت جو محل تیار ہوا وہ حسین و جمیل تھا۔ فَاَحْسَنَهٗ وَ اَجْمَلَهٗ۔ لیکن نامکمل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اس محل کی تکمیل ہوئی۔ اس لئے آپ نے فرمایا اَنَا اللَّبِنَةُ۔

اللبنۃ میں وہ پانچ فضیلتیں جو پہلی حدیث میں مذکور ہیں پائی جاتی ہیں۔ جو کہ دُوسرے انبیاء میں نہیں پائی جاتیں ــ! الفاظ مثلی و مثل الانبیاء کسی نمایاں فرق اور فضیلت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ مدِّنظر رہے کہ یہ سب کچھ تمثیلاً بیان ہوا ہے۔

ایک اینٹ

یہ ایک اینٹ کا سوال نہیں ہے جو حجم اور وزن میں دُوسری اینٹوں کے مساوی تھی۔ آپ جملہ انبیاء سابقین کو اپنے سے الگ کر کے بیان کرتے ہیں۔ محض ایک اینٹ کی وجہ سے کبھی کوئی عمارت نامکمل نہیں رہتی۔ دروازوں۔ کھڑکیوں اور روشندانوں میں اینٹوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور کئی دُوسری جگہوں پر بھی اینٹ کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے ــ! آنحضرت صلعم کی مُراد بُنیان سے کوئی دُنیاوی عمارت نہ تھی۔

رُوحانی خلا

آپ کی بعثت سے پہلے ایک بہت بڑا رُوحانی خلا تھا۔ اس خلا کا اندازہ کسی قدر حدیث میں چھ بیان کردہ وجوہاتِ فضیلت سے بھی ہو سکتا ہے۔ صرف ایک ہی وجہ فضیلت پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب اور مرتبہ میں کتنا فرق ہے۔ یعنی دُوسرے انبیاء سے آپ نے فرمایا کہ آپ تمام مخلوق کے لئے رسُول ہیں۔ دُوسرے انبیاء کا پیغام تو بہت ہی محدود لوگوں کے لئے تھا۔ جملہ انبیاء سابقین نے قصرِ نبوّت کے رُوحانی خلاء کو اپنی استعداد کے مطابق پُر کیا۔ لیکن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وصفِ نبوّت کو آخر تک، انتہاء تک اور کمالاتِ نبوّت کو چوٹی تک پہنچایا۔

خاتَم کے معانی

خاتَم عربی زبان کا لفظ ہے۔ یہ اسم ہے فعل نہیں۔ اس کے مندرجہ ذیل معانی ہیں:۔

۱۔ مُہر۔ ۲۔ انگوٹھی ۳۔ انگوٹھی کا نگینہ (SEAL RING) ۴۔ وہ مُہر جو برائے تصدیق اور استناد استعمال ہو۔ (SIGNET) سِگنیٹ۔ ۵۔ چھاپ۔ ۶۔ ایسی انگوٹھی جس میں کھُدائی کی ہوئی ہو۔ (SIGNET RING)

مُہر کے معانی

مُہر فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اسم ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل معانی ہیں:۔

(۱) چھاپ (کسی چیز پر کھُدا ہُوا نام)
(۲) انگوٹھی ۔ (۳) اشرفی ۔

مُہر کے مندرجہ بالا معانی فیروز اللغات اردو جدید مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور پاکستان سے نقل کئے گئے ہیں

ایک فائدہ

خاتَم اور مُہر کے معانی اُوپر ذکر کر دیئے گئے۔ کا ایک فائدہ یہ ہے کہ دونوں لفظ خاتَم اور مُہر مکمل طور پر ایک دُوسرے کے مترادف نہیں ہیں۔ تمام مذکورہ بالا معانی سوائے اشرفی کے خاتم النبیین پر چسپاں ہو سکتے ہیں۔ اور درست ہیں۔

ایک انتباہ

جیسا کہ مندرجہ بالا سطور سے ظاہر ہے کہ مُہر کے معنی بند اور ختم کے نہیں ہیں۔ لیکن غلطی سے اور غیر شعوری طور پر مُہر کو جو اسم ہے اُس کو ہمارے غیر احمدی اصحاب فعل میں بدل دیتے ہیں اور یُوں کہتے ہیں، مُہر کرنا یا مُہر لگانا۔ جس کے معنی فیروز اللغات میں یہ لکھے ہیں:۔

مُہر کرنا (لگانا): ۱۔ کاغذ پر چھاپ لگانا۔ ۲۔ بند کرنا۔ ۳۔ تصدیق کرنا۔ خاتَم کے معنی مُہر کے تو ہیں، لیکن مُہر کرنا یا لگانا کے نہیں ہیں۔ مُہر اسم ہونے کی وجہ سے مضاف ہو سکتا ہے۔ لیکن مُہر کرنا (لگانا) مضاف نہیں ہو سکتے۔ پس مُہر کے معنی بند یا ختم کے ہرگز نہیں۔ جیسا کہ اُردو کی لغات سے ظاہر ہے۔ لہٰذا نبیوں کی مُہر کے یہ معنی نہیں کہ نبی بند۔ اور نہ ہی لفظ خاتَم کے معنی بند یا ختم کے ہیں۔ خصوصًا اُس وقت جب دونوں کا مضاف الیہ ذوی العقول ہو۔ جیسے مُہر انبیاء اور خاتَمُ الْمُحَدِّثِيْن۔

جن لوگوں کو مذکورہ الفاظ کے بیان کردہ معانی سے اتفاق نہ ہو وہ ایسی مثالیں پیش کریں جس سے اُن کا دعویٰ ثابت ہو۔

اوّل: کلام کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے کہ خاتَم النبیین مدح اور فضیلت کے لئے استعمال ہُوا ہے۔

دوم: خاتَم کے لغوی معنوں سے فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔

سوم: خاتَم النبیین کی ترکیب ایسی ہے کہ اُس سے افضلیت ثابت ہوتی ہے ــ!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا خاتَمُ النَّبِيِّيْن فرما کر یہ ثابت کیا کہ

آپ مُہر ہیں سب انبیاء سے افضل ہیں آپ نے فضیلت کی وجہ کا بھی ذکر فرمایا۔

مُہر کا مفہوم

مُہر نقش پیدا کرتی ہے۔ اور وہی نقش پیدا کرتی ہے جو اُس میں کندہ ہو۔! ایک چھوٹے آفیسر کی مہر اتنی اہم نہیں ہوتی جتنی کہ ایک بڑے آفیسر کی۔ آپ جملہ انبیاء کی ایک مجموعی مُہر ہیں۔ آپ نوحؑ کی بھی مُہر ہیں۔ آپ ابراہیمؑ کی بھی مُہر ہیں۔ آپ موسیٰؑ کی بھی مُہر ہیں اور عیسیٰؑ کی بھی مُہر ہیں۔ ؎

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اس صورت میں خاتم النبیین کے معنی یہ ہوئے کہ جو کمالات انبیاءِ سابقین میں انفرادی طور پر پائے جاتے تھے وہ سارے کمالات مجموعی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ واحد میں موجود تھے۔ ان معنوں کی صورت میں مُہر سے مُراد نقشِ حاصل ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ مُہر کے نقشِ حاصل کو بھی مُہر کہتے ہیں۔!!

مُہر اس کو بھی کہتے ہیں جو نقش پیدا کرتی ہے۔ اور بجائے اثر کے تاثیر کا رنگ رکھتی ہے۔ اس صورت میں خاتم النبیین کے معنیٰ یہ ہیں کہ آپ جملہ انبیائے سابقین کے مُصدِّق ہیں۔ مُہر عموماً تصدیق اور توثیق کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ جب کوئی اہم اور ضروری معاملہ دو فریقوں کے درمیان طے پاتا ہو تو مُہر استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی انجینئر نے گورنمنٹ کو نقشے تیار کر کے کسی پراجیکٹ کے لئے دینے ہوں تو اُس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ انجینئر نقشوں پر اپنی مُہر ثبت کرے۔ ورنہ گورنمنٹ اس کے نقشوں کو منظور نہ کرے گی۔ انجینئر کی مُہر اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ نقشے تیار کرنے کا وہ خود ذمّہ دار ہے۔

یہ تو درست ہے کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مُہر کے تو ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ حضرت نوحؑ کی مُہر نے حضرت نوحؑ کو اور حضرت ابراہیمؑ کی مُہر نے حضرت ابراہیمؑ کو اور حضرت سلیمانؑ کی مُہر نے حضرت سلیمانؑ کو ختم کر دیا، درست نہیں۔ فافہموا وتدبروا۔!!

مُہر اور انگوٹھی

انگوٹھی پر جب کچھ کندہ ہو تو وہ بھی بطورِ مُہر استعمال ہوتی رہی ہے۔ اور ہو سکتی ہے۔ بعض دفعہ انگوٹھی بھی مُہر کا کام دیتی ہے۔

عربی زبان میں خاتَم کے معانی مُہر اور ایسی انگوٹھی کے بھی ہیں جس پر کندہ ہو۔ انگریزی زبان میں اسے سِگنیٹ رِنگ (SIGNET RING) کہتے ہیں جو برائے تصدیق استعمال ہوتی ہے۔

غلط فہمی کا ازالہ

جو لوگ مُہر کے معنیٰ ختم یا بند کرنے کے سمجھتے ہیں اُن کی ایماندارانہ غلط فہمی کا ازالہ ایسی انگوٹھی کے علم سے جو بطورِ مُہر بھی استعمال ہوتی ہے، ہو جانا چاہیئے۔

انگوٹھی

نبیوں کی انگوٹھی کے معنے یہ ہیں کہ تمام انبیاء کے صفات اور کمالات آپ میں موجود ہیں۔ کیونکہ انگوٹھی اُنگلی کا احاطہ کر لیتی ہے۔ آپ جملہ انبیاء کا صفات اور کمالات کے لحاظ سے احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

الغرض خاتَم کے جتنے بھی معنیٰ ہیں سب سے فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔

خاتمیّت سے مُراد

اگر خاتمیّت سے مُراد ختم لینا ہے تو اس کے لئے کوئی وجہ اور قرینہ ڈھونڈنا ہوگا خاتمیت فی المراتب، عُلوِّ مراتب ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

بلغ العُلیٰ بکمالہٖ
کشف الدُّجیٰ بجمالہٖ
حَسُنت جمیع خصالہٖ
صلّوا علیہ و آلہٖ

آنحضرت صلعم اپنے کمال کی وجہ سے مراتب کی چوٹیوں پر جا پہنچے۔ یعنی جہاں مراتب کی حد ختم ہو گئی تھی آپ وہاں تک جا پہنچے۔ خُتِمَ بِیَ النّبیّون اور اَنَا خاتَمُ النّبیّین فضیلت کے اظہار کے لئے ہیں۔ جہاں خاتمیّت سے فضیلت ظاہر ہو وہاں لازمی طور پر ختم سے مراد ختم مرتبی ہوتا ہے اور یہی حقیقی معنی ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں اور قرآنی آیت خاتم النبیین میں فضیلت اور مدح کا اظہار ہے۔ لہذا ختم مرتبی مُراد ہے۔ اور خاتم النبیین کے معنی اس طرح افضل النبیین کے ہیں۔ خاتَم کے لغوی معنی اس پر دال ہیں۔ آپ کے عاشقِ صادقؑ نے فرمایا، آپ تمام صفات سے متصف ہیں اور ہر زمانہ کی ضرورت سے آپ کو وافر حصہ ملا ہے ✲

"مسجد بشارت" پیدرو آباد (سپین) کی
افتتاحی تقریب

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو اس اطلاع سے یقیناً دلی مسرت ہو گی کہ سرزمین سپین میں اسلام کی عظمتِ رفتہ کے ۷۴۴ سال بعد بمقام پیدرو آباد جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی پہلی مسجد "مسجد بشارت" جس کا سنگِ بنیاد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے مورخہ ۹ ماخاء (اکتوبر) $\frac{۱۳۵۹}{۱۹۸۰ء}$ ہش کو نصب فرمایا تھا، بفضلہٖ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود نے از راہِ شفقت جماعت احمدیہ سپین کی درخواست کو شرفِ منظوری عطا کرتے ہوئے اس تاریخ ساز مسجد کے افتتاح کیلئے جمعہ ۱۰ ماہ تبوک (ستمبر) $\frac{۱۳۶۱}{۱۹۸۲ء}$ ہش کی تاریخ مقرر فرمائی ہے۔

ہندوستان کے تمام ایسے احباب جو اس اہم تاریخی تقریب میں اپنے طور پر پاسپورٹ اور ٹورسٹ ویزا کے حصول کی کارروائی کر کے شمولیت کے متمنی ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ وسط مئی (ہجرت) تک دفتر ہذا کو بھجوا دیں تا کہ ان کے بارے میں بزرگان کی خدمت میں اطلاع دی جائے۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور تائیدِ خاص سے اس تقریب کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ مخلصینِ جماعت کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

ناظر اعلیٰ قادیان

MISSION AHMADIA DEL ISLAM
COLONIA SAN NICOLAS, 19
MADRID-21. (SPAIN)

رپورٹ جلسہ یومِ مسیح موعودؑ (قادیان) — بقیہ صفحہ اوّل

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا منظوم کلام ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

خوش الحانی سے پڑھا۔ مکرم عبد الحمید خان صاحب آف لکھیم پور (یو۔پی) نے ایک حمد اور عربی نعت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"مفسّرین قرآن کے مقابلہ میں حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کی تفسیر کی برتری"

کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے آیت قرآنی "الرحمٰن علّم القرآن" کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ بروزِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید خود رحمٰن خدا نے پڑھایا اور اس کی تعبیر آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی جیسا کہ آپؑ کا الہام ہے "کُلّ برکۃ من محمّد صلی اللّٰہ علیہ وسلم فتبارک مَن علّم و تعلّم" اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیرِ قرآن سیکھ کر آپؑ نے علماءِ اسلام کو اپنے مقابل پر تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ فرمایا اگر قرآن مجید کے معارف و نکات کوئی میرے مقابل پر بیان کر سکے تو میں اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہوں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے ان اصولوں کا ذکر کیا جو تفسیرِ قرآن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرّر فرمائے ہیں۔ تقریر کے آخر میں آپ نے بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تفسیرِ قرآن کی برکت ہی ہے کہ آج دُنیا مجبور ہے کہ قرآن مجید کی آیات کے وہی معانی کرے جو کہ حضور علیہ السّلام نے پیش کئے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے حضور علیہ السّلام کی کُتب کے بعض حوالہ جات بھی سُنائے۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بصیرت افروز

اختتامی خطاب

فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ۲۳ مارچ کا دِن جماعتِ احمدیہ میں اُس دِن کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے منایا جاتا ہے جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کے لئے بیعت لی۔ اور یہ بیعت لینا محض آپ کے اجتہاد کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ باذنِ الٰہی تھا۔ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک عظیم مقصد اسلام کو دیگر ادیانِ باطلہ پر غالب کرنا ہے۔ اور خلافتِ احمدیہ کی قیادت میں جماعت غلبۂ اسلام کی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ آپ نے فرمایا، آج کا دِن ہمیں اُن ذمّہ داریوں کی یاد دلاتا ہے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی جماعت میں داخل ہونے کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ نے نوجوان نسل کو ان کی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ دنیوی علوم کے ساتھ قرآن مجید کے سیکھنے کی طرف بھی توجہ دیں۔ اس رُوح پرور اختتامی خطاب کے بعد محترم موصوف نے اجتماعی دُعا کروائی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک ؛

✲ تمّت علیہ صفاتُ کلّ مزیّۃٍ ؛ خُتِمت بہٖ نعماءُ کلّ زمانٖ ؛
ھو خیرُ کلّ مقرّبٍ متقدّمٍ ؛ و الفضلُ بالخیرات لا بزمانٖ ؛

قسط سوئم (آخری)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۱ء

حضرت اقدس علیہ السلام سے عشق

احباب حضور علیہ السلام کے عاشقِ صادق تھے۔ فقر و فاقہ میں مست، درِ یار پر دھونی رمائے بیٹھے تھے۔ حضورؑ کو بھی یہ اصحاب و اہلِ صُفّہ نہایت پیارے تھے۔ دو طرفہ عشق و محبت کی آگ لگی ہوئی تھی۔ وقت کی قلت کے باعث صرف احباب کے عشق کے ایک دو نظارے پیشِ خدمت کئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ حضورؑ کی طرف سے دلداری اور احباب کی قربانی کا علم حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی اس روایت سے ہوتا ہے کہ جب کبھی ہم لوگ آتے تھے ایک آدھ دن کی فرصت نکال کر آتے۔ لیکن جب آتے اور حضورؑ قیام کا حکم دے دیتے تو پھر ہمیں ملازمت کے چلے جانے کا بھی خیال نہ ہوتا تھا۔ اس پر ایک دفعہ عید کا دن آگیا۔ میری پگڑی میلی ہوگئی۔ میں ایک اور خریدنے کے لئے بازار جارہا تھا۔ آپؑ نے مجھے دیکھ لیا۔ اور آپؑ کی فراست تو خداداد فراست تھی۔ پوچھا، کہاں جارہے ہو؟ عرض کیا کہ عید کا دن ہے، صافہ میلا ہے، بازار خریدنے جارہا ہوں۔ وہیں کھڑے کھڑے حضورؑ نے اپنا عمامہ شریف اُتار کر مجھے دے دیا۔ اور فرمایا کہ یہ آپ کو پسند ہے؟ آپ لے لیں۔ میں دوسرا باندھ لیتا ہوں۔ مجھ پر اس محبت و شفقت کا جو اثر ہُوا، الفاظ اسے ادا نہیں کرسکتے۔

(اصحاب احمدؑ جلد چہارم۔ طبع اول ص ۱۴۳)

۲۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ تین دن کی تعطیلات تھیں۔ میں دیوانی مقدمات کی مسلیں صندوق میں بند کرکے قادیان چلا گیا۔ تیسرے دن عرض کی کہ تعطیلات ختم ہوگئی ہیں۔ جانے کی اجازت فرمائیں۔ حضورؑ نے فرمایا ابھی ٹھہرو۔ تھوڑے دنوں بعد منشی اروڑا صاحب رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ مجسٹریٹ بہت ناراض ہے مسلیں ندارد ہیں۔ اور فوراً واپس آنے کی تاکید کی تھی۔ میں نے یہ خط حضرت صاحبؑ کی خدمت میں پیش کردیا۔ فرمایا لکھ دو کہ ہمارا آنا نہیں ہوتا۔ میں نے یہی الفاظ لکھ دیئے کہ انہی میں برکت ہے۔ پھر کپورتھلہ سے جو خط آتا، میں بغیر پڑھے پھاڑ دیتا۔ ایک مہینے کے بعد آپؑ جب سیر کو تشریف لے جانے لگے، تو پوچھا کہ آپ کو آئے کتنے دن ہوگئے ہیں؟ میں نے کہا کہ ایک مہینے کے قریب ہوگیا ہے۔ تو آپؑ اس طرح گننے لگے ہفتہ ہفتہ آٹھ۔ اور فرمانے لگے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ اچھا اب آپ جائیں۔ کپورتھلہ پہنچا تو دفتر والوں نے بتایا کہ مجسٹریٹ بہت ناراض ہے۔ میں مجسٹریٹ کے مکان پر گیا کہ جو کچھ کہنا ہو وہاں کہہ لے گا۔ اُس نے صرف اتنا کہا کہ آپ نے بڑے دن لگائے۔ میں نے کہا کہ حضرت صاحبؑ نے آنے نہیں دیا۔ مجسٹریٹ کہنے لگا، کہ اُن کا حکم تو مقدم ہے۔ تاریخیں ڈالتا رہا ہوں۔ مسلوں کو اچھی طرح دیکھ لینا۔ میں اُن دنوں ایک سررشتہ دار کی جگہ کام کرتا تھا۔

(اصحاب احمدؑ جلد چہارم۔ طبع اول صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۴)

۳۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلوی کی ایک روایت ایک عجیب نمونہ فدائیت کا پیش کرتی ہے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ:-

ابتدائی زمانہ کی بات ہے کہ میں لدھیانہ میں حاضرِ خدمت ہُوا۔ تو فرمایا کہ ایک اشتہار کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ کیا آپ کی جماعت ساٹھ روپے کا خرچ برداشت کرلے گی۔ میں نے عرض کی کہ برداشت کرلے گی۔ اور کپورتھلہ پہنچ کر اپنی اہلیہ کا سونے کا ایک زیور فروخت کرکے ساٹھ روپے لے کر اُڑ گیا۔ اور لے جاکر پیشِ خدمت کردیئے۔ چند روز بعد منشی اروڑا صاحبؓ بھی لدھیانہ آگئے۔ میں وہیں تھا۔ حضورؑ نے اُن سے فرمایا کہ آپ کی جماعت نے بڑے اچھے موقعہ پر امداد کی۔ اُنہوں نے عرض کی کہ جماعت کو یا مجھ کو تو پتہ بھی نہیں۔ وہ مجھ سے بہت ناراض ہوئے اور عرض کی کہ اس نے ہمارے ساتھ بہت دشمنی کی کہ ہمیں نہیں بتایا۔ منشی صاحبؓ اس کے بعد عرصہ تک مجھ سے ناراض رہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس واقعہ کا ذکر کرکے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک غریبانہ سے باوجود مالی توفیق نہ ہونے کے زیور فروخت کرکے جماعت ہی کی طرف سے پیش کردی تاکہ ساری جماعت کو ثواب حاصل ہو۔ اور دُوسرا فدائی اس خدمت سے محرومی پر پیچ و تاب کھاتا ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول۔ روایت ۲۲۶ و اصحاب احمدؑ جلد چہارم طبع اول صفحہ ۹۲ - ۶۶، ۶۷)

۴۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر (امیر جماعت فیصل آباد) کپورتھلہ کے شمعِ مسیحی کے بعض جاں نثار پروانوں کا تذکرہ کرتے ہیں کہ ان کی زندگی کا مقصد اس شمع کے گرد گھوم کر جان دینا تھا۔ انتہا درجہ محبت کرنے والے انتہا درجہ مخلص۔ انتہا درجہ وفادار۔ اپنے محبوب کی محبت میں جینے والے جن کا مذہب عشق تھا۔ اور پھر عشق اور پھر عشق۔ اور عشق میں ہی انہوں نے اپنی ساری زندگیاں گزار دیں۔ کیا یہ لوگ بھی کبھی مر سکتے ہیں؟

(اصحاب احمدؑ جلد چہارم طبع اول صفحہ ۶۳، ۶۴)

حضورؑ کے عُشّاق نے اس راہ میں جان تک نثار کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ دُنیوی لحاظ سے حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحبؓ کا کیسا عالی مقام تھا کہ والیٔ افغانستان کی تخت نشینی کے موقعہ پر آپؓ کے ہاتھوں دستار بندی ہوئی۔ آپؓ ہزاروں مُریدوں کے بزرگ تھے۔ بہت بلند پایہ عالم تھے۔ لیکن حضورؑ کو قبول کرنے پر آپؓ کو قید کیا گیا۔ اور بالآخر آپؓ کو گڑھے میں کھڑا کرکے پتھر مار مار کر شہید کردیا گیا۔ لیکن اس مردِ مُجاہد نے نہایت خوشی سے جامِ شہادت نوش کیا۔

(تذکرۃ الشہادتین)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو مومن نیکیوں کو اس طرح اختیار کر لیتا ہے کہ وہ اس کا جزوِ بدن بن جاتی ہیں، اُسے صابر کا قُرب عطا ہوتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ جیسے یہ مومن مجاہدہ میں مستقل رہ کر صابر بنتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی اُسے مستقل جلوہ دکھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا عجیب نقشہ اپنی ایک تحریر میں کھینچا ہے کہ

"دُنیا مجھ سے چاہتی ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کو چھوڑ دوں اور سب لوگ کوشش کرتے ہیں کہ مَیں اُس سے الگ ہو جاؤں۔ مگر یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ جب سارے کے سارے لوگ مجھے چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہیں اور سب دُنیا سو رہی ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ میرے پاس آتا ہے اور مجھے اپنا جلوہ دکھاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ پس وہ خدا جو مصائب کے اندھیروں اور مصیبتوں کی تاریکیوں میں میرا ساتھ نہیں چھوڑتا اُسے مَیں کس طرح چھوڑ دوں؟"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۶ء اجلاس اول صفحہ ۱۴۰ تا ۱۴۱)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

ولادت

عزیزم مکرم شیخ نثار احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ازراہِ شفقت "طیّب احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم سیٹھ محمود احمد صاحب مبلغ کلکتہ کا پوتا اور محترم محمد احمد صاحب بخاری کا نواسہ ہے۔ احباب اس کے نیک، صالح اور خادمِ دین ہونے کیلئے دُعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان)

ضابطۂ فوجداری حکومتِ پنجاب (پاکستان) کی دفعہ ۹۹ الف ــــ اور ــــ اُس کا اطلاق

از مکرم میرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ - لاہور

ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۹ - الف کے تحت کسی اخبار - کتاب یا دستاویز میں (جو خواہ کہیں سے بھی شائع ہوئی ہو) اگر ایسا مواد پایا جاتا ہو جو صوبائی حکومت کی رائے میں بغاوت انگیز ہو - قومی یکجہتی کے خلاف ہو - یا سبب وہ پاکستان کے شہریوں کے مختلف طبقوں کے مابین نفرت پیدا کرنے کا موجب ہو یا ہو سکتا ہو - یا اس میں کسی طبقہ کے مذہبی عقائد کی توہین عمداً اور بغض کی بناء پر اس لئے کی گئی ہو کہ اس طبقہ یا گروہ کے جذبات مجروح ہوں یعنی اس میں اس نوعیت کا مواد موجود ہو جو تعزیراتِ پاکستان کی دفعات ۱۲۳ الف - ۱۲۴ الف - ۱۵۳ الف اور ۲۹۵ الف کے تحت قابلِ تعزیر ہو سکتا ہو تو صوبائی حکومت ایسے اخبار - کتاب یا دستاویز کی ضبطی کے احکام صادر کر سکتی ہے۔

مذکورہ بالا دفعات کا خلاصہ

پیشتر اس کے کہ دفعہ ۹۹ - الف کی تشریح اور اس کے احاطۂ احتساب و گرفت کی وضاحت کی جائے مناسب ہو گا کہ تعزیراتِ پاکستان کی مذکورہ بالا دفعات کا خلاصہ پیش کر دیا جائے :-

ے اگر کوئی شخص قیامِ پاکستان یا آزادیٔ مملکت کے خلاف اس نیّت سے کوئی مواد شائع کرے کہ عوام اس سے متاثر ہوں اور اس طرح تحفظ و سلامتیٔ ملک خطرہ میں پڑ جائے یا مذکورہ کتاب بغاوت انگیز مواد کی حامل ہو تو اس شخص کا یہ فعل تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۱۲۳ الف کے تحت قابلِ تعزیر ہو گا - اور

ے مذہب - قوم - جائے پیدائش - زبان یا فرقہ وغیرہ کی بناء پر ملک میں بسنے والے مختلف طبقوں کے درمیان منافرت پیدا کرنے والا فعل تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۱۵۳ - الف کے تحت قابلِ تعزیر و مؤاخذہ ہو گا۔

ــــ اور

ے ۲۹۵ - الف (ت پ) کے تحت (ملک کے) شہریوں کے کسی طبقے کے مذہبی عقائد کی عمداً اور بغض و کینہ کی بناء پر توہین کرنا اور مذہبی جذبات و محسوسات کو مجروح کرنا قابلِ تعزیر ہے۔

دفعہ ۹۹ - الف کا اطلاق

دفعہ ۹۹ - الف (ضابطہ فوجداری) کے اطلاق سے پیشتر صوبائی حکومت کے لئے ٹھوس وجوہ کی بناء پر یہ رائے قائم کرنا ضروری ہے کہ ـــ مذکورہ کتاب - رسالہ یا دستاویز وغیرہ میں فی الحقیقت ایسا مواد پایا جاتا ہے جو بغاوت انگیز ہے - مختلف طبقوں کے مابین نفرت پیدا کرنے والا ہے یا کسی مخصوص گروہ کی توہین کا موجب ہے یا بن سکتا ہے ـــ اسی لئے ضروری ہے کہ حاکمِ مجاز ضبطی کے حکمنامے میں وہ وجوہ بیان کرے جن کی بناء پر اس قسم کی رائے قائم کرنے کا جواز پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک کی اعلیٰ عدالتوں نے یہ اصول طے کر رکھا ہے کہ ـــ ایسی رائے قائم کرنے کے لئے ٹھوس وجوہ کا ہونا لازمی ہے۔ محض وہم و گمان وسوسوں یا مخالفانہ پراپیگنڈہ کے زیرِ اثر قائم کردہ رائے کو قانون کوئی اہمیت نہیں دیتا ـــ پھر یہ امر بھی طے شدہ ہے کہ اس قسم کے حکم کا صادر کیا جانا نیک نیّتی پر مبنی ہونا چاہیئے۔ ہر وہ حکم (جو خواہ حاکمِ مجاز کی جانب ہی سے جاری شدہ ہو) اگر اس کی بُنیاد بدنیّتی پر رکھی گئی ہو تو عدالت ہائے مجاز ایسے حکم کو کالعدم قرار دے سکتی ہے ملک کی عدالت ہائے عالیہ نے یہ بھی قرار دے رکھا ہے کہ حکومت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قابلِ اعتراض کتاب یا دستاویز وغیرہ کے اس مواد کی جو اس کے خیال میں قابلِ مؤاخذہ ہے باقاعدہ نشاندہی کرے۔

مصنّف کی نیّت

پھر دفعہ ۹۹ - الف اس امر کی بھی متقاضی ہے کہ قابلِ اعتراض کتاب وغیرہ کے مصنّف کی نیّت کو جانچا اور پرکھا جائے جس کے لئے ضروری ہے کہ متعلقہ کتاب کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا جائے۔ اس کے اندازِ تحریر کو جانچا جائے اگر ضرورت ہے تو اُسے لغت و محاورہ کی کسوٹی پر پرکھا جائے کیونکہ ایسا کئے بغیر صاحبِ کتاب کی نیّت کا پتہ نہیں چل سکتا۔ صوبائی یا مرکزی حکومت کی کارکردگی پر جائز تنقید اس لئے قابلِ مؤاخذہ قرار نہیں پا سکتی کہ مصنّف کا مقصد ملک میں اضطراب پیدا کرنا نہیں بلکہ اصلاحِ احوال مقصود ہوتا ہے ـــ لیکن اگر کسی تحریر میں شہریوں کو عمداً بغاوت پر اُکسایا گیا ہو اور وہ تحریر خود گواہی دیتی ہو کہ مصنّف کے پیشِ نظر استحکامِ پاکستان کو نقصان پہنچانا ہے - اصلاحِ مطلوب و مقصود نہیں تو ایسی تحریر پر ۹۹ - الف کا اطلاق ہو گا اس لئے کہ مصنّف کی نیّت خود اس کے عمل و فعل سے مترشح ہوتی ہے۔

مذہبی عقائد کے بارے میں

مذہبی عقائد کے معاملہ میں مصنّف کی بدنیّتی کا تعین بھی ضروری ہے بلکہ یہ دیکھنا بھی لازمی ہو گا کہ کیا زیرِ اعتراض تحریر واقعی بغض و تعصّب یا کینہ کے سبب لکھی گئی ہے تاکہ پاکستان میں بسنے والے کسی طبقہ - جماعت یا گروہوں کے مذہبی جذبات و احساسات کو ٹھیس پہنچے یا اس میں محض اپنے ہی مسلمات و اعتقادات کا اظہار کیا گیا ہے۔

چونکہ ہمارے ملک میں مختلف النوع عقائد کے حامل اشخاص بستے ہیں اور ہمارے آئین میں اُس کے ہر شہری - جماعت اور طبقہ کو مذہبی آزادی کا تحفظ اور ضمانت بھی دی گئی ہے اس لئے مذہبی جذبات کی بُنیاد پر دفعہ ۹۹ - الف کا اطلاق صرف اسی صورت میں ہو سکے گا جب زیرِ اعتراض تحریر سے یہ ثابت ہو کہ مذکورہ تحریر عمداً اور بغض و تعصّب کی وجہ سے لکھی گئی ہے تاکہ دوسروں کے مذہبی جذبات و احساسات مجروح ہوں نہ کہ اس میں محض اپنے مسلمات و اعتقادات کا اظہار ہے۔

مذہبی معاملات میں دفعہ ۹۹ - الف کا تقاضا اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ ہر مکتبۂ فکر سے منسلک شہری کو اپنے مذہبی عقائد کی اشاعت و تبلیغ کی آزادی حاصل رہے۔ ہر انسان کا یہ ایک بنیادی حق ہے کہ وہ اپنی نجات کے لئے کسی بھی مذہب یا عقائد کا پابند ہو۔ اگر ایک ہندو بتوں کی پوجا کو باعثِ نجات سمجھتا ہے اگر ایک عیسائی مسئلہ تثلیث کو اپناتا ہے تو ایسے عقائد کی اشاعت کو اس لئے ضبط نہیں کیا جا سکتا کہ ان عقائد کی تشہیر سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے حالانکہ یہ ایک بیّن حقیقت ہے کہ ایک مسلمان خواہ اس کا تعلق کسی فرقہ سے ہو) صرف اور صرف خدا ہی کو لائقِ پرستش سمجھتا ہے اور وہ یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا کو کسی نے جنا اور نہ اُس نے کسی کو جنا - مزید پاکستان کا ہر شہری اپنے اس عقیدہ کی اشاعت و تبلیغ کر سکتا ہے جسے وہ دیانتداری سے اپنے لئے باعثِ نجات سمجھتا ہے۔

المختصر ـــ کسی مذہبی فرقہ یا جماعت کے اساسی عقائد و مسلمات پر دفعہ ۹۹ - الف کا اطلاق محض اس بناء پر نہیں ہو سکتا کہ وہ عقائد چند دیگر طبقوں کے مذہبی عقائد سے متصادم ہیں۔

پھر دفعہ ۹۹ - الف کے اطلاق کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دفعہ ہٰذا میں مذکور تمام جزئیات کے تقاضے کماحقہٗ پورے ہوں ـــ کوئی ایسا حکم جو دفعہ ۹۹ - الف کی تمام جزئیات پر پورا نہ اُترتا ہو اپیل کرنے پر عدالت ایسے نافذ شدہ حکم کو کالعدم قرار دے سکتی ہے۔

بشکریہ : ہفت روزہ "لاہور" ۲۸ فروری ۸۲ء

اعلانِ نکاح

خاکسار نے مورخہ ۱۲ مارچ بروز جمعۃ المبارک "بیت العافیت" مشن ہاؤس ٹورانٹو میں بعد نمازِ جمعہ محترمہ طاہرہ احمد صاحبہ بنت مکرم و محترم سیّد شریف احمد صاحب آف منصوری کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم مبشر احمد صاحب شہاب ابن مکرم و محترم مبارک احمد صاحب انصاری سے مبلغ پندرہ ہزار ڈالرز حق مہر کیا۔ واضح رہے کہ عزیزہ طاہرہ احمد سلمہا محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم آف حیدرآباد کی نواسی اور عزیز مبشر احمد شہاب مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب کے نواسے اور مکرم قاضی محمد رشید صاحب کے پوتے ہیں۔ قارئین دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے آمین۔

خاکسار : منیر الدین شمس امیر و مشنری انچارج کینیڈا

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب اور خوشکن مساعی

انگلستان میں تیسری سالانہ ناصر تربیتی کلاس

مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ حلقہ مڈل سیکس (برطانیہ) کی جانب سے موصولہ شدہ مفصل رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مورخہ ۲۵ فتح (دسمبر ۱۹۸۱ء) تا یکم صلح (جنوری ۱۹۸۲ء) مسجد فضل لندن کے احاطہ میں تیسری سالانہ ناصر تربیتی کلاس کا انتہائی کامیاب انعقاد ہوا۔ افتتاحی اجلاس مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں عالمی شہرت یافتہ پہلے احمدی مسلمان نوبل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بطور مہمان خصوصی طلباء سے خطاب فرمایا۔ تربیتی کلاس کے دوران ایک خصوصی تقریب عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں عہدیداران جماعت کے علاوہ طلباء اور ان کے والدین بھی شریک ہوئے اس تقریب میں نیشنل پریذیڈنٹ برطانیہ محترم عزیز دین صاحب نے بطور مہمان خصوصی طلباء کو ۵۳ سال قبل کے مسجد فضل لندن کے چشم دید حالات سنائے۔ تربیتی کلاس کے اختتام پر سفارت خانہ غانا کے احمدی امیگریشن آفیسر محترم مرپانگ صاحب نے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات اور تمام شرکاء کلاس کو اسناد تقسیم فرمائیں آپ نے بحیثیت مہمان خصوصی طلباء سے ایک بصیرت افروز خطاب بھی کیا۔ کلاس کے نہایت جامع اور شاندار پروگرام میں درس و تدریس کے علاوہ معلومات نامہ پر مشتمل متعدد مفید لیکچرز اور مختلف اوقات میں منعقدہ مجالس سوال و جواب بھی شامل تھیں۔ کلاس میں شریک طلباء کی کل تعداد ستر تھی۔

انگلستان میں ایک دن میں تیس ہزار پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔

روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲/۲/۸۲ء میں مکرم محمد شریف صاحب اشرف سیکرٹری تبلیغ برطانیہ کی طرف سے شائع شدہ ایک مفصل رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مورخہ ۵/۱۲/۸۱ کو حسب ہدایت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج احمدیہ انگلستان، سارے ملک میں یوم التبلیغ منایا گیا جس کے لئے تمام مبلغین سلسلہ اور صدر صاحبان کو سرکلر لیٹر اور "اخبار احمدیہ" کے ذریعہ قبل از وقت اطلاع دے دی گئی تھی چنانچہ مقررہ تاریخ کو تمام مبلغین حضرات اور صدر صاحبان نے اپنے اپنے شہروں اور حلقوں میں احباب جماعت کو اکٹھا کر کے وفود کی صورت میں تقسیم کیا۔ ہر دفعہ کا ایک امیر مقرر کیا گیا تبلیغ اور اس کے طریق کے بارے میں مختصر ہدایات دیں اور دعا کے بعد لٹریچر دے کر دستوں کو رخصت کیا۔ وفود کو (۱) "اسلام کا پیغام" (۲) "احمدیت کیا ہے۔؟" اور (۳) "آسمانی راہنمائی" وغیرہ لٹریچر تقسیم کے لئے دیا گیا۔

بریڈ فورڈ کے ایک ہوٹل میں قرآن مجید کے نسخے رکھوا دئے گئے

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قرآن مجید کے نسخے ہوٹلوں میں رکھوانے کی مبارک تحریک پر عمل درآمد سے متعلق ایک تازہ خوشکن اطلاع روزنامہ الفضل مجریہ ۳/۱۱/۸۲ کے ذریعہ موصول ہوئی ہے کہ بریڈ فورڈ (برطانیہ) کے ایک بڑے ہوٹل کے ۱۳۸ کمروں میں جماعت احمدیہ کو قرآن کریم انگریزی ترجمہ رکھوانے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ قرآن کریم کی اس طرح سے اشاعت اس علاقہ کے لوگوں کے لئے بڑی دلچسپی کا موجب بنی مقامی اخبار "بریڈ فورڈ سٹار" نے اپنی ۲۳/۱۱ کی اشاعت میں اس خبر کو نمایاں سرخی اور تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی ڈویژنل کھیلوں میں اوّل رہا

گھانا کے کثیر الاشاعت اخبار "پائنیر ٹائمز" مجریہ ۱۵/۳/۸۱ نے خبر دی ہے کہ احمدیہ سیکنڈری سکول اشانٹی ڈویژن کے سکولوں اور کالجوں کے زونل ۳۶ ویں ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں لڑکے اور لڑکیوں دونوں کے مقابلوں میں اوّل رہا یہ مقابلے اسی ہفتہ کو کماسی سپورٹس اسٹیڈیم میں اختتام پذیر ہوئے احمدیہ سکول نے لڑکوں کے ڈویژن میں ۱۵۴ پوائنٹس اور لڑکیوں کے ڈویژن میں ۹۴ پوائنٹس حاصل کئے۔

کوراسٹیڈنٹ (نائیجیریا) کے ہوٹل کیلئے قرآن مجید کا گرانقدر عطیہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کی تکمیل میں جماعت احمدیہ نائیجیریا نے حال ہی میں کوارا سٹیٹ کے ایک سرکاری ہوٹل میں قرآن مجید کے ۶۰ نسخے رکھوانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ واضح رہے کہ یہ جماعت ماضی میں بھی یہاں کے اہم ہوٹلوں میں قرآن مجید رکھوا چکی ہے۔ اس ضمن میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲/۱۸ میں شائع شدہ ایک خوشکن رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کے نسخوں کا گرانقدر عطیہ دئے جانے کی یہ تقریب مورخہ ۱۶/۱۲/۸۱ کو جنرل مینیجر کوارا ہوٹل کے دفتر میں منعقد ہوئی جس میں ہوٹل کی انتظامیہ کے افراد کے علاوہ جماعت کے متعدد احباب شریک ہوئے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اجرہ محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نے اس گرانقدر تحفہ کے دئے جانے کی غرض و غایت بیان کی۔ ہوٹل کے جنرل مینیجر الحاج محمد ابراہیم یوسف صاحب نے قرآن مجید وصول کرنے کے بعد اپنی جوابی تقریر میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کا دلی شکریہ ادا کیا اور اپیل کی کہ ہوٹل کے ایک مزید زیر تعمیر کمپلیکس کے لئے بھی جماعت قرآن مجید کے یکصد سے زائد نسخے فراہم کرے۔ جسے محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے بخوشی منظور فرمایا۔

مغربی جرمنی میں ۴۲ ہزار سیاحوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

احمدیہ مشن مغربی جرمنی کے ترجمان رسالے "اخبار احمدیہ" (اردو) نے ایک رپورٹ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ سال ۱۹۸۱ء کے دوران ایک منظم طریق کار کے تحت ۱۲ ممالک کے ۴۲ ہزار سیاحوں کو ان ہی کی زبان میں احمدیت کے تعارف پر مشتمل فولڈرز دئے گئے واضح رہے کہ جرمن زبان میں پہلے ۲۰ ہزار فولڈرز شائع کئے گئے۔ بعد ازاں تقسیم کے نتیجہ میں زیادہ ضرورت کے پیش نظر مزید ایک لاکھ فولڈرز شائع کئے گئے اور ملک کے طول و عرض میں واقع جماعتوں سے رابطہ کر کے انہیں معین ہدایات کے ساتھ جرمن زبان میں شائع شدہ اور مختلف ممالک کے احمدیہ مشنوں سے موصول شدہ بارہ زبانوں میں فولڈرز گنتی کر کے بغرض تقسیم بھجوائے گئے۔

سونگیا (تنزانیہ) میں جماعت احمدیہ کے مشن کی غیر معمولی مقبولیت

مکرم ملک رفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سونگیا (تنزانیہ) نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کردہ اپنی مفصل رپورٹ میں بتایا ہے کہ سونگیا میں جماعت احمدیہ کے با موقعہ اور بر لب سڑک زیر تعمیر مشن ہاؤس اور مسجد کی وجہ سے علاقہ کے مسلمانوں میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے اور اس کے مقابل پر پادری صاحبان کو فکر اور پریشانی لاحق ہو گئی ہے اس سلسلہ میں ان کی ایک خفیہ میٹنگ بھی ہوئی جس کے بعد انہوں نے مختلف قسم کے حربے استعمال کر کے مسجد اور دار التبلیغ کی تعمیر کو رکوانے کی کوشش کی مگر بفضلہ تعالیٰ انہیں ہر رنگ میں ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھنا پڑا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شکاگو کی پبلک لائبریری کیلئے قرآن کریم کے نسخوں کا تحفہ

مبلغ سلسلہ مقیم شکاگو (امریکہ) مکرم مرزا محمد افضل صاحب نے وکالت تبشیر کو یہ خوشکن اطلاع دی ہے کہ انہیں محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ شکاگو کی معیت میں مورخہ ۱۵/۱۲/۸۱ کو شہر کی سب سے بڑی پبلک لائبریری کے سیکشن کی اسسٹنٹ افسر کو قرآن کریم کے نسخوں کے ساتھ "اسلامی اصول کی فلاسفی" مسیح ہندوستان میں "MOHAMMAD THE SEAL OF PROPHET" اور "ESSENCE OF ISLAM" وغیرہ اسلامی لٹریچر دینے کی توفیق ملی۔ متعلقہ افسران نے ہماری پیشکش کو بڑی خوشی اور تشکر کے جذبات کے ساتھ قبول کیا اور وعدہ کیا کہ وہ اپنی تمام برانچوں کے لئے جن کی تعداد ۸۶ کے قریب ہے ہماری مطبوعات خریدیں گی۔

پچھلے دس سالوں کے دوران نائیجیریا میں ۱۰۰ مساجد تعمیر ہوئیں

نائیجیریا کے امیر جماعت و مشنری انچارج مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے اپنے ایک خط میں گذشتہ دس سالوں کے دوران نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی

زبردست ترقی کا ذکر کرتے ہوئے مدیر محترم الفضل کو بتایا ہے کہ مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جماعت نائیجیریا بڑی تیزی سے کام کر رہی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں قریبًا ایک صد مساجد کی تعمیر ہو چکی ہے جماعت احمدیہ نائیجیریا کا مصمم ارادہ ہے کہ کم از کم ہر سٹیٹ کے ہیڈکوارٹر میں جماعت احمدیہ کا مرکز اور مسجد ضرور موجود ہو

برطانیہ میں جلنگھم کے مقام پر جماعت احمدیہ کے نئے مرکز کا قیام

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج برطانیہ کی جانب سے الفضل ربوہ مجریہ ۲۷/۳/۸۲ میں شائع شدہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ میں جماعت کے پانچ نئے مراکز قائم ہو جانے کے بعد اب چھٹا مرکز جلنگھم کے مقام پر دو ہزار پونڈ میں خرید لیا گیا ہے۔ اس عمارت میں انجینئرز اور آرکیٹیکٹ صاحبان کے مشورہ سے بہت جلد ترمیم کر کے مسجد کی شکل دے دی جائے انشاء اللہ۔

جماعت احمدیہ سورو (اڑیسہ) کی مسجد کا سنگِ بنیاد

مکرم شیخ واعظ الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورو اطلاع دیتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے حالیہ دورہ اڑیسہ کے دوران مورخہ ۲۸/۲/۸۲ کو دن کے ۱۲ بجے مسجد احمدیہ سورو کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ اس موقعہ پر بنیاد کے چاروں کونوں میں چار بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ تقریب کا آغاز مکرم قاری غلام مصطفیٰ صاحب کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ سنگِ بنیاد رکھے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے پُرسوز اجتماعی دُعا کروائی اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ واضح رہے جماعت احمدیہ سورو ۱۹۶۱ء میں قائم ہوئی تھی اور ۶۲ء میں یہاں غیر احمدیوں کے ساتھ ایک کامیاب مباہلہ ہوا تھا اُس وقت جماعت صرف تین افراد پر مشتمل تھی جو آج ترقی کر کے بفضلہ تعالیٰ ۲۰۰ نفوس تک پہنچ چکی ہے اس سے بھی زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ جس میدان میں غیر احمدیوں سے ہمارا مباہلہ ہوا تھا آج اللہ تعالیٰ نے اس میدان جماعت کو مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

ڈیوائن لائف سوسائٹی کے سیمینار میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ رقمطراز ہیں کہ ڈیوائن لائف سوسائیٹی کے جنرل سیکرٹری شری پنیر کنی سوامی کی دعوت پر مورخہ ۱۴/۳/۸۲ کو مکرم سید نورِ عالم صاحب احمدی امیر جماعت مکرم محمد شہاب الدین صاحب مکرم مولوی امان اللہ صاحب معلم وقفِ جدید اور خاکسار ان کے سالانہ سیمینار میں شرکت ہوئے جناب جسٹس مسعود کی زیرِ صدارت اس سیمینار میں مختلف مذاہب کے نمائندگان نے تقاریر کیں خاکسار کی تقریر سے پہلے محترم امیر صاحب کلکتہ نے خاکسار کا تعارف کرایا بعدہٗ خاکسار نے اتحاد بین المذاہب اور اسلام کے موضوع پر تقریر کی جو بفضلہ تعالیٰ بہت پسند کی گئی

صوبہ کیرالہ میں بعض مقامات پر تبلیغی اجلاسات

مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال آمد اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے صوبہ کیرالہ میں دورہ کے دوران۔ کوڈیا تھور۔ اری کوڈ۔ الیپی۔ چمن کلی۔ تایا کوٹ۔ کالیکٹ اور الانلور میں تبلیغی جلسے منعقد ہوئے جن سے دیگر مقررین کے علاوہ خاکسار نے بھی خطاب کیا ان اجلاسات کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کے بارے میں مسلمانوں کی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔

ندوۃ المجاہدین کیرالہ کے صوبائی جلسہ میں احمدیہ بک سٹال

مکرم سی۔ پی عبداللہ کویا صاحب کالی کٹ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۵ تا ۲۸ فروری کالی کٹ میں ندوۃ المجاہدین کیرالہ کا صوبائی اجلاس منعقد ہوا جس میں اندرون و بیرونِ ملک قریبًا ایک لاکھ افراد شامل ہوئے چنانچہ جماعتِ احمدیہ کالی کٹ کے زیرِ اہتمام اس موقعہ پر احمدیہ انٹرنیشنل بک سنٹر کے نام سے ایک بک سٹال لگایا گیا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں افراد تک جماعتِ احمدیہ کا پیغام پہنچا اور قریبًا ۲۵۰۰ روپے کی کتب قیمتًا فروخت ہوئیں۔

کامیاب تبلیغی و تربیتی جلسے

مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید موسٰی بنی مائینز لکھتے ہیں کہ موسٰی بنی مائینز سے قریبًا ۴۲ کلومیٹر دوری پر واقع مقام بلدی پوکھر میں مورخہ ۸/۳/۸۲ کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس بھی تشریف لائے تھے۔ مقامی حکام نے جلسہ کرنے کی اجازت تو نہ دی مگر اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے تبلیغی گفتگو کی گئی اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا مورخہ ۹/۳/۸۲ کو موسٰی بنی مائینز کے ساؤتھ انڈین کلب میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد کی تلاوت اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی جو بے حد پسند کی گئی اس موقعہ پر کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم دوست موجود تھے موسٰی بنی مائینز میں ہی ایک دوسرا اجلاس مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت منعقد ہوا مکرم منور احمد صاحب قائد مجلس کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے ایک تربیتی تقریر کی۔ خاکسار نے شکریہ ادا کیا بعد دُعا اجلاس برخواست ہوا۔

مینڈھر علاقہ پونچھ میں تبلیغی مساعی

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ سلواہ مینڈھر (پونچھ) تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸/۲/۸۲ کو گورنمنٹ ہائی سکول بھاٹہ دھوڑیاں میں سابق ہیڈ ماسٹر صاحب کے تبادلہ کے موقعہ پر ایک الوداعی تقریب منعقد کی گئی اس موقعہ پر خاکسار اور مکرم بشیر احمد صاحب پردیسی بھی موجود تھے دیگر معززین کے علاوہ خاکسار نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی جو پسند کی گئی بعض سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے اور آخر میں مناسب لٹریچر تقسیم کیا گیا اس تقریب میں بھاٹہ دھوڑیاں کے اساتذہ کرام۔ معززین گاؤں جناب اخلاق خان صاحب چیف جوڈیشنل کمیٹی بالاکوٹ اور عبدالعزیز صاحب گرداور بلاک بالاکوٹ موجود تھے مورخہ ۱۶/۲/۸۲ کو سلال جبر جوڈیشنل کمیٹی بالاکوٹ کے گیارہ ممبروں سے ۲۰ منٹ خطاب کیا گیا اور مناسب لٹریچر تقسیم کیا گیا اس موقعہ پر جناب محمد اخلاق صاحب چیف جوڈیشنل کمیٹی بالاکوٹ نے جماعت کی تبلیغی مساعی کا برملا اعتراف کیا۔

علاقہ کنڈور کا کامیاب دورہ

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ شیمرگہ اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ فروری کے پہلے ہفتہ میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب تیماپور مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی۔ مکرم محمود احمد صاحب ہنڈرگ صدر جماعت تیماپور اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد جماعتِ احمدیہ کنڈور میں گیا۔ اس موقعہ پر ایک تربیتی اجلاس کیا گیا جس میں مسجد احمدیہ کنڈور کے لئے چندہ وصول کیا گیا اور وعدہ جات لئے گئے بعدہٗ وفد ورنگل پہنچا یہاں مکرم محمد عثمان صاحب اور اُن کے بھائیوں نے مسجد کے لئے ایک پلاٹ وقف کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کی گئی۔ یہاں سے خاکسار مکرم محمد عثمان صاحب اور مکرم عبدالستار صاحب کنڈور کے لئے جبکہ وفد کے دوسرے اراکین حیدرآباد کے لئے روانہ ہو گئے۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی نے وقفِ ایام کے سلسلہ میں چودہ یوم کنڈور میں گزارے یہ تمام عرصہ ہم دونوں نے جماعت کی تعلیم و تربیت میں صرف کیا مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے بڑی محنت سے مسجد کا نقشہ اور دیگر اسٹیمیٹ تیار کیا ہے احباب سے وعدہ جات اور وصولی کا کام جاری ہے

کھبرواہ میں تبلیغی مساعی

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ کھبرواہ لکھتے ہیں کہ خاکسار نے کھبرواہ کے بازار میں ۲۵۰ سے زائد افراد کے سامنے جماعتِ احمدیہ کے عقائد بیان کئے۔ اور انہیں دوستانہ رنگ میں بات چیت کی دعوت دی۔ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منڈاشی سے بھی اکثر احباب کا تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے بفضلہ تعالیٰ دلائل سے جماعت احمدیہ کا مقابلہ ممکن نہیں مگر بعض لوگ دیگر ذرائع سے جماعت کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو حق کے شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

احمدیہ مسلم مشن پونچھ میں دعوتِ عشائیہ اور مجلس مذاکرہ

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ مقیم پونچھ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۷؍۳؍۸۲ کو جناب محمد ایوب صاحب پرنسپل ڈگری کالج پونچھ۔ جناب ملک عبد القیوم صاحب ڈی ایس پی ان کے اہل خانہ اور کم و بیش پندرہ دوسرے معززین شہر کو شام کے کھانے پر احمدیہ دار التبلیغ میں مدعو کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے دار التبلیغ کے بڑے کمرے کو رنگین جھنڈیوں اور قطعات سے آراستہ کیا گیا۔ جنہیں معزز مہمانوں نے بہت پسند کیا۔ کھانے کے دوران مختلف مذہبی امور پر انتہائی خوشگوار ماحول میں تبادلۂ خیال ہوتا رہا۔ قریباً اڑھائی گھنٹہ تک دار التبلیغ میں ٹھہرنے کے بعد تمام احباب، جماعت کے بارے میں بہت اچھے تاثرات لے کر رخصت ہوئے۔

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کا اختتام

(اور)

احباب جماعت کی ذمہ واری

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے ماہ اپریل کے آخر پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا جملہ جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران مال اور امراء و صدر صاحبان براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ سال ۸۲-۱۹۸۱ء کا جائزہ لے کر اس بات کی تسلی کر لیں کہ آیا ان کی جماعت کے دوستوں نے دوران سال ۸۲-۱۹۸۱ء (مئی ۱۹۸۱ء سے اپریل ۱۹۸۲ء تک کے عرصہ میں) اپنے ذمہ لازمی چندہ جات یعنی چندہ وصیت چندہ عام چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے؟ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو مہربانی فرما کر متعلقہ احباب جماعت سے بقایا رقم چندہ جات کی وصولی کی طرف توجہ کر کے ممنون فرمائیں اور کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت کا کوئی فرد سال کے آخر تک بقایا دار نہ رہے۔ بعض جماعتیں ہر ماہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ وصولی کر کے ساتھ کے ساتھ رقوم مرکز میں بھجواتی رہتی ہیں، جس سے ان کی وصولی کی پوزیشن تسلی بخش ہوتی ہے لیکن بعض جماعتیں اس اصول پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہر سال مالی قربانی کے میدان میں پیچھے رہ جاتی ہیں بے شک اس سلسلہ میں متعلقہ مخلصین جماعت کی غفلت اور عدم توجہی کار فرما ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اگر عہدیداران مال وصولی چندہ جات میں پوری دلچسپی سے کام لیں اور بار بار توجہ دلاتے رہیں تو ہر مخلص اور درد مند دل جس میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت موجزن ہے اور جس کو علم ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اس کے رزق اور مال میں خیر و برکت ہوگی وہ بقایا دار نہیں رہ سکتا پس ہم سب کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئیے کہ ہم انفرادی طور پر اور اپنے عہدہ کے لحاظ سے اپنے فرائض کما حقہ، ادا کر کے خدا تعالےٰ کے فضلوں اور انعامات کو پانے والے بنیں اللہ تعالےٰ ہم کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

نتیجہ امتحان کتاب "شہادت القرآن"

قبل ازیں کتاب "شہادت القرآن" تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحان کا نتیجہ بدر مجریہ ۴ر فروری ۱۹۸۲ء میں شائع کیا جا چکا ہے جماعت احمدیہ چرڈوار اور سونگڑہ کا نتیجہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نام امتحان دہندگان	نمبر حاصل کردہ	نام امتحان دہندگان	نمبر حاصل کردہ
مکرم تبسم احمد صاحب چرڈوار	59/100	مکرم سلطان احمد صاحب چرڈوار	۵۸
؍؍ ذکی الرحمن صاحب ؍؍	[illegible]	محترمہ مد بشیر بی بی صاحبہ ؍؍	۴۸
؍؍ فاروق احمد صاحب ؍؍	[illegible]	؍؍ مبشرہ بیگم صاحبہ ؍؍	۵۰
؍؍ ... احمد صاحب ؍؍	[illegible]	؍؍ حبیبہ بیگم صاحبہ ؍؍	۵۰
؍؍ شیخ عبد القادر صاحب ؍؍	[illegible]	؍؍ شیخ نظام الدین صاحب سونگڑہ	۴۱
؍؍ ... احمد صاحب ؍؍	۵۲	؍؍ عبد الباسط صاحب بینت	۴۱
؍؍ شیخ محمود احمد صاحب ؍؍	۵۱	مکرم سید فضل عمر صاحب	

مکرم عبد السبحان صاحب گنائی صدر جماعت رشی نگر وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم عبد السلام صاحب خان ایم اے سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر) کے خط سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ مکرم عبد السبحان صاحب گنائی صدر جماعت احمدیہ رشی نگر مورخہ ۲۶؍۳؍۸۲ کو اس دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

خاکسار کو رشی نگر میں بحیثیت مبلغ کم و بیش ایک سال کام کرنے کا موقعہ ملا اس اثناء میں خاکسار نے مرحوم کو بہت قریب سے دیکھا آپ صوم و صلوٰۃ کے بے حد پابند اور اکثر وبیشتر تلاوت قرآن کریم میں منہمک رہنے والے بزرگ تھے متانت اور سنجیدگی ان کی شخصیت کا نمایاں جزو تھا معمولی پڑھے لکھے ہونے کے باوجود اپنی مادری زبان (کشمیری) میں نادر الکلام اور پُرجوش مقرر تھے انداز بیان ایسا مؤثر اور اچھوتا پایا تھا کہ سامعین آپ کی تقریر سن کر آبدیدہ ہو جاتے مرحوم قریباً چالیس سال تک کم و بیش ۱۴ صد افراد پر مشتمل رشی نگر جماعت کے صدر رہے اور اس اہم عہدہ پر فائز رہ کر آپ نے جماعت کی تربیت و اصلاح اور تنظیم و استحکام کے لئے جو اہم خدمات انجام دیں وہ بلا شک و شبہ بہت سی دوسری جماعتوں کے لئے باعث رشک اور قابل تقلید عملی نمونہ ہیں آپ کو خاندانی سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام سے والہانہ عقیدت اور دلی محبت تھی مرحوم نے اپنے پیچھے بہت سے پوتے، پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت کرتے ہوئے جنت الفردوس میں بلندیٔ درجات سے نوازے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور جماعت کو اپنے فضل سے آپ کا نعم البدل عطا فرمائے آمین

خاکسار: بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ پونچھ

دعائے مغفرت

مکرم عبد السلام صاحب ٹاک نے یاری پورہ سے یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ ان کی چچی (والدہ محترم مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک یاری پورہ) بعمر قریباً ۸۵ سال مورخہ ۴؍۳؍۸۲ کو بوقت پونے بارہ بجے دوپہر وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو ہفتہ عشرہ قبل ہائی بلڈ پریشر اور پیشاب کی تکلیف ہوئی تھی علاج معالجہ سے مرض میں افاقہ تو ہوا مگر اس کے بد اثرات کے نتیجہ میں کمزوری بڑھتی چلی گئی زندگی کی آخری راتیں غنودگی اور نیم بے ہوشی کی حالت میں گذریں تاہم ان لمحات میں بھی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا ورد زبان پر رہا

مرحومہ نہایت نیک، صالح، پابند صوم و صلوٰۃ اور دعا گو احمدی خاتون تھیں۔ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے افراد سے والہانہ عقیدت اور مرکزی نمائندگان کا دلی احترام رکھتی تھیں آپ کا وجود نہ صرف اپنے خاندان کے لئے بلکہ جماعت احمدیہ یاری پورہ کے تمام افراد کے لئے سایہ عاطفت کی حیثیت رکھتا تھا۔ آپ کی وفات کی اندوہناک اطلاع ملتے ہی یاری پورہ کے علاوہ چک ایمبچھ کا سونزہ اور بانسو وغیرہ کے احباب یاری پورہ پہنچ گئے سہ پہر اڑھائی بجے مرحومہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس کے بعد انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر بلندی درجات سے نوازے اور جملہ افراد خاندان کو صبر و تحمل کے ساتھ اس شدید صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔ خاکسار: مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

دعائے نعم البدل

خاکسار کی بیٹی عزیزہ سارہ بیگم اہلیہ مکرم خورشید صاحب بڈگام کا بچہ پیدائش کے معاً بعد فوت ہو گیا۔ قبل ازیں خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ کے لڑکی بھی ولادت کے فوراً بعد ہی وفات ہو چکی ہے۔ خاکسار نے کچھ عرصہ خواب بھی دیکھے ہیں۔ مبلغ دس روپے اعانت بدر ارسال کرتے ہوئے دونوں بیٹیوں کو نعم البدل عطا ہونے اور خود کو ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعاؤں کا درخواستگار ہوں۔ خاکسار: غلام رسول بڈر ناصر آباد (کشمیر)

"افضل الذکر لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA-700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE. 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(نسخۂ اسلام ص۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2- TOPSIA ROAD. CALCUTTA-39.

ٹیلیفون نمبرز 23-5222 / 23-1652

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

آٹو ٹریڈرز

۱۶-مینگولین-کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹرکس۔

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی

ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS.

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS-600004.

PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۴۴۴۰۱۷

حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم :-

"نماز مومن کی معراج ہے۔"

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"نماز انسان کا تعویذ ہے" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۲)

پیشکش { محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز ۔ موٹر کنگ ۔ ۳۲ سیکنڈ مین روڈ ۔ سی آئی ٹی کالونی ۔ مدراس ۔ پن :- ۶۰۰۰۰۴ }

ارشاد نبوی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی خوشنودی والد کی خوشنودی میں ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔"

محتاجِ دعا: یکے از اراکینِ جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس!

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز ۔ کاٹھ پورہ ۔ باری پورہ ۔ کشمیر

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT. BANGALORE — 2.

GRAM. MOOSA RAZA
PHONE. 605558.

حیدرآباد میں ۔ فون - ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

حیدرآباد موٹر ورکس

نمبر ۷/۸/۲۵۸/۵-۶ آغا پورہ ۔ حیدرآباد ۔ ۵۰۰۰۰۱

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ۔ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۴-۲۴/۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیشکش: کرسنٹ [illegible]

آرام دِہ، مضبوط اور دیدہ زیب ہارڈ شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے